Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

جادوگرنی

۔۔۔تحریر: محمد قاسم ۔ ہری پور۔

ہاں سنو اور نہایت عمل سے جب نازی کھوگئی تو وہ ایک جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تھی مرنے سے قبل اس جادوگر نے اپنی تمام شکتیاں نازی کو دے دی اس کا نیا نام سونالی تجویز کیا گیا سونالی بھی اپنی ماضی جاننے میں کوشا ل ہیئے محسوس ہوئے ایسا کیسے ہوسکتا ہے اسے اپنی قوت اس کے لیے وہ بہت سے انسانوں کو قربان کر رہی ہے اس کا آخری ہدف تم ہو کیونکہ تم چاند کی چودھویں کو پیدا ہوئے ہو میں نے تین سالوں میں معلومات حاصل کیں کیا کیا الفاظ تھے یا ایٹم بم اس کو زمین و آسمان ہلتے ہو سماعت پر یقین نہ آرہا تھا اس کی زندگی کا مقصد باطل کے پرستاروں کو ختم کرنا تھا اور اب وہ کیا کرے گا کیونکہ اس کی بہن ہی باطل کی پرستار تھی کیا وہ اس کو ختم کر پائے گا اگر نہیں کرے گا تو اس زمین میں اس سے بزدل ہاں سنو اور نہایت عمل سے جب نازی کھوگئی تو وہ ایک جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تھی مرنے سے قبل اس جادوگر نے اپنی تمام شکتیاں نازی کو دے دی اس کا نیا نام سونالی تجویز کیا گیا سونالی بھی اپنی ماضی جاننے میں کوشاں ہے محسوس ہوئے ایسا کیسے ہوسکتا ہے اسے اپنی قوت اس کے لیے وہ بہت سے انسانوں کو قربان کر رہی ہے اس کا آخری ہدف تم ہو کیونکہ تم چاند کی چودھویں کو پیدا ہوئے ہو میں نے تین سالوں میں معلومات حاصل کیں کیا کیا الفاظ تھے یا ایٹم بم اس کو زمین و آسمان ہلتے ہو سماعت پر یقین نہ آرہا تھا اس کی زندگی کا مقصد باطل کے پرستاروں کو ختم کرنا تھا اور اب وہ کیا کرے گا کیونکہ اس کی بہن ہی باطل کی پرستار تھی کیا وہ اس کو ختم کر پائے گا اگر نہیں کرے گا تو اس زمین میں اس سے بزدل اور ظالم آدمی کوئی بھی نہ ہوگا۔ اس ماضی یاد آنے لگا جب اس نے خود سے اور استاد محترم سے ایک وعدہ کیا تھا۔ میں حق کا پرستار ہوں اور ہر حال میں شیطانوں کو شکست دوں گا چاہے وہ میرے اپنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اب باطل کا خاتمہ اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔ وہ کالے پہاڑوں کے پاس پہنچ چکا تھا اس کو غار دیکھا دی گئی تھی۔ وہ اندر داخل ہوا تو اندر نایاب یا سونالی بیٹھی ہوئی تھی غار میں ایک طرف انسانی ہڈیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا تاہم۔ سونالی کا چہرہ ویسا ہی تھا ایک طرف کالی کا بت نصب تھا وقار تم یہاں۔ سونالی بولی۔ ہاں میں تمہیں حیرت کیوں ہو رہی ہے تم اپنا ماضی جاننا چاہتی ہو۔ ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس لیے کہ میں جان گیا ہوں اور وقار نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ کیا تم میرے بھائی ہو وہ اس کے قریب ہوئی۔ پیچھے ہٹ جاؤ تم میری بہن نہیں ہو کیونکہ تم نے لاتعداد معصوم انسانوں کا خون پیا ہے اور میں تم کو مارنے کے لیے آیا ہوں یہاں۔ ٹھیک ہے تم یہ ہی چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں تو مر جاؤنگی۔ اور سونالی نے چھری اٹھا کر اپنی نبض کاٹ لی اور نیچے گر گئی وہ مسکراتے ہوئے بولی اور پھر اس کی روح نے اس کے جسم کو چھوڑ دیا اور وقار بے ساختہ رونے لگا۔ ۔ایک سنسنی خیز اور ڈراؤنی کہانی۔

وقار وقار ۔۔ وقار ۔ وقار کی والدہ مسز عظمت مسلسل اس کو پکار رہی تھی جبکہ وقار حسب معمول لمبی تان کر سویا ہوا تھا اس کی والدہ اس پر بہت حیران ہوئی تھیں کہ کیسے پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا اتنی لمبی تان کر سوجاتا ہے فجر کی نماز پڑھ کر۔ بیٹا اٹھ جاؤ گیارہ بج گئے ہیں۔

www.urdupalace.com

www.urdupalace.com

کیوں تنگ کر رہی ہیں ماما۔ وقار حسب معمول ناگواری سے بولا۔ سونے دیں نہ مجھے مسز عظمت نے آگے بڑھ کر اس سے کمبل چھین لیا اور ایک بار پھر اس کو اٹھانے میں کوشاں ہو گئیں اور وقار حسب معمول آنکھیں مسلتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

عظمت بیگ اور مسز عظمت کی لو میرج ہوئی تھی ان کی دو اولادیں تھیں تاہم عظمت صاحب پہلے سے شادی شدہ بھی تھے انکی بیوی وفات پا چکی تھیں اس لیے انہوں نے مسز عظمت سے دوسری شادی کر لی ان کے بڑے بیٹے کا نام وقار اور بیٹی کا نام نادیہ تھا جسے پیار سے سب ہی نازی کہتے تھے۔ ان کی زندگی مکمل تھی وہ سب ہی خوشگوار اور مثالی زندگی گزار رہے تھے عظمت صاحب کا بزنس کئی ممالک میں پھیلا ہوا تھا جسے صرف عظمت صاحب ہی سنبھال رہے تھے مال وجائیداد عظمت صاحب کو ورثے میں ملی تھی شادی سے پہلے مسز عظمت ایک برہمن ہندو تھی لیکن بعد میں اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ مسلمان ہوگئی ان کے والد بچپن میں ہی مر گئے تھے وہ اپنے دو بھانجوں کے ساتھ تھیں پھر ان کی ملاقات عظمت صاحب سے ہوئی اور وہ اسلام قبول کر کے ان کے نکاح میں آ گئی جس پر ان کے دونول بھانجوں نے انکی شدید مخالفت کی تھی۔

وہ ۲۳ جون کا ایک گرم دن تھا جب عظمت بیگ صاحب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مسز عظمت کے لیے یہ بہت بڑا صدمہ تھا پھر بھی انہوں نے حوصلہ نہ ہارا اور عظمت صاحب کے بزنس کو سنبھال کر اپنے بچوں کی تربیت میں مشغول ہو گئیں لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اس وقت نازی تین برس کی اور وقار پانچ برس کا تھا عید الفطر آنے میں ایک دن باقی تھا یہ پہلی عید تھی جو مسز عظمت بیوہ ہونے کے بعد گزارنے والی تھیں وہ سب ہی شاپنگ کے لیے گئے نازی پانی پینے کے لیے مارکیٹ سے باہر آئی اور راستہ بھول کر اپنی فیملی سے بچھڑ گئی مسز عظمت اور وقار نے ملکر اس کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکی۔

آبادی سے دور وہ ایک سرسبز پہاڑ تھا جس میں ایک غار بنی ہوئی تھی غار میں سے اس وقت روشنی آرہی تھی یہ روشنی اس آگ کی تھی جو اس وقت غار میں سونالی نے لگا رکھی تھی اور ایک انسان کو ایک منتر یاد کروا رہی تھی۔

اجیت تو کالا جادو سیکھ کر کیا کرے گا۔ سونالی نے پوچھا۔

مجھ سے زیادہ کالے جادو کی ماہر تو ہے تو کیا کرے گی۔ اجیت نے جواب دینے کے بجائے اس سے سوال داغا۔

میں تو شیطان آقا کی داسی ہوں میری زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اپنا ماضی جاننا میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میری ماں کون ہے کیا ہے باپ کا کیا نام ہے پرنتو اگر شیطان آقا نے مجھے یہ بات فراموش کرنے کی آگیا دی تو میں ان کی اس آگیا کا پالن کروں کیونکہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے خود کو شیطان کی داسی ہی پایا ہے میں شیطان دیوتا کی داسی ہوں اور میں اس کی سیوا کرتی رہوں گی۔

ہاں تیری وفاداری دیکھ کر ہی شیطان دیوتا تمہیں نئی نئی شکتیاں دیتا ہے کل ہی اس نے تمہیں ہوا میں اڑنے کی شکتی سے نواز دیا ہے۔

ہاں اجیت یہ تو میرے آقا کی کرپا ہے وہ مجھ

www.urdupalace.com

پر بہت وشواس کرتے ہیں۔

لگتا ہے تم کو امر ہونے کا طریقہ بھی ایک روز بتا دیں گے۔

ہاں اجیت اگر میں امر ہو گئی تو دنیا میں ہر طرف میرے شیطان آقا کا ہی چرچا ہو گا اور میں اس دنیا میں حکومت کروں گی۔

اور اس طرح تو اپنا ماضی بھی جان پائے گی۔اس نے سوال کیا۔

ہاں اجیت میں اپنا ماضی بھی جان لوں گی خیر چھوڑو تم جاؤ اب کافی رات ہو گئی ہے سونالی نے کہا اور اجیت نکل پڑا۔

ڈیفنس میں دو محل نما کوٹھیاں بالکل آمنے سامنے تھیں ایک عظمت بیگ صاحب کی اور دوسری رام گوپال کی۔رام گوپال نیا نیا پاکستان آباد ہوا تھا اسکی پتنی کا دو برس پہلے دیہانت ہو گیا اس کی چار اولادیں تھیں ایک بہن تھی جس کی اب تک شادی نہ ہو سکی تھی کیونکہ وہ ایک ذہنی مریضہ تھی اور اس کو پاگل خانے میں ایڈمٹ کروایا تھا۔رام گوپال کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ارجن گوپال تھا جو کہ ایک کامیاب ہارٹ سرجن تھا اس کے علاوہ اسکا اپنا ذاتی ہسپتال تھا اس کی پتنی کا نام رادھا تھا رام گوپال کا چھوٹا بیٹا راج گوپال کالج میں بی ایس سی کر رہا تھا۔ دونوں بھائیوں سے چھوٹی پریتی گوپال تھی جو کہ سیکنڈ ائیر میں پڑھتی تھی سب سے چھوٹا پردیپ تھا جو کہ بہت ہی شرارتی تھا عظمت بیگ کا ایک ہی بیٹا تھا کامران دونوں خاندانوں میں مذاہب کا فرق ہونے کے باوجود گہری دوستی تھی کامران اور راج بیسٹ فرینڈ تھے

آج صبح سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی موسم بہت خوشگوار تھا جب کامران نے راج کے گھر کی دوڑ بیل بجائی تو پریتی نے دروازہ کھولا تھا۔ کچھ لمحات ایک دوسرے کو دیکھتے دیکھتے گزر گئے۔

آپ کا تعارف پریتی نے بولنے میں ابتدا کی۔

جی میرا نام کامران ہے اور میں ساتھ والے بنگلے میں رہتا ہوں کامران نے بتایا تھا۔

اچھا جی تو میں کیا کروں۔ پریتی کو ایک دم غصہ آ گیا۔

دراصل میں۔۔۔کامران بول نہ سکا۔

کیوں۔ آپ کیوں تشریف لائے ہیں بتانا پسند کریں گے۔ پریتی نے سوال کیا۔

میں راج سے ملنے آیا ہوں۔کامران بولا۔

وہ کیوں۔ پریتی نے غصے سے پوچھا۔

اس لیے کہ۔۔کامران نے اتنا ہی کہا تھا کہ راج ٹپک پڑا۔اوئے کامران کیا ہوا کیا کر رہا ہے تو ادھر۔۔راج نے پوچھا۔

میں تم سے ملنے آیا تھا۔کامران بولا۔

تو باہر کیوں کھڑا ہے اندر آ جا۔راج نے کہا اور اسے اندر لے آیا۔ پریتی حیرت سے دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔

غار میں سے اونچا اونچا اشلوک پڑھنے کی آوازیں آ رہی تھیں کالی کا دیوقامت بت کے سامنے دو معصوم بچوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن کا خون کچھ دیر پہلے سونالی پی چکی تھی اور اب اشلوک پڑھنے میں مصروف تھی۔اچانک غار میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔بجلیاں چمکنے لگیں اور ساتھ ہی کالی کے بت کی آنکھوں میں ایک چمک آ گئی اور سونالی کا چہرہ چمک اٹھا کہ اس کی محنت رنگ لائی ہے۔بت کے منہ سے آئی۔

اے داسی ہم تیری سیوا سے بہت خوش ہیں مانگ ہم سے کیا مانگتی ہے۔اے اس دنیا کے دیوتا سونالی کفر بکتے ہوئے بولی۔سمندر کائنات

www.urdupalace.com

اور ہر شے کے مالک اے میرے کالے اور شیطان آقا میں اپنا ماضی جاننا چاہتی ہوں مجھے وشواس ہے کہ آپ کوئی نہ کوئی اوپائے ضرور نکالیں گے۔

اے چھوری اس کے لیے تم کو بہت تپسیا کرنی پڑے گی لگتا ہے تمہیں ٹھیک لالن پالن نہیں مل پائے پرنتو تو نے ہماری بہت سیوا کی ہے اسکارن ہم تجھے اس کا اوپائے بتاتے ہیں تجھے چالیس نوجوانوں کی بلی دینی پڑے گی خیال رکھنا کہ آخری نوجوان چاند کی چودہ تاریخ کو بارہ بجے پیدا ہوا ہو یہ نوجوان روحانی طاقتوں کا مالک ہے اور تمہارا اس سے مقابلہ بہت سخت ہوگا اور اب ہم جا رہے ہیں۔

پریتی پریتی تم یہاں ہو اور میں پورے کالج میں تم کو ڈھونڈ رہی ہوں پریتی کی سہیلی چمپا بولی۔

کیا ہے چمپا۔ پریتی جو کامران کے خیالات میں کھوئی ہوئی تھی ناگواری سے بولی۔

پریتی ہم پکنک پر جا رہے ہیں اچانک بلوان ٹپک پڑا۔

افوہ۔ اتنی خوشی کی خبر اس بلوان کے بچے نے ہی سنانی تھی پریتی کو غصہ آ گیا۔ اگر تم یہ چاہتی ہو کہ یہ خوشی کی خبر میں تم کو سناؤں تو میں تم کو دوبارہ سنادوں گا راہول بھی ٹپک پڑا۔

بس کرو یار چمپا غصے سے بولی میں تم سب کا خون پی جاؤں گی۔ اگر دوبارہ بولے تو پھر ایسا ہی ہوگا بالکل ریاض احمد کے پراسرار آدمی کی طرح چمپا پراسرار لہجے میں بولی تو سب ہی ہنس پڑے۔

ان چار لوگوں پر مشتمل یہ گروپ کالج میں بہت بہت مشہور تھا راہول اور بلوان دونوں ہی پریتی سے پیار کرتے تھے جبکہ چمپا راہول کے لیے پیار کے جذبات رکھتی تھی جس سے راہول واقف تھا اور چمپا بھی راہول اور پریتی اچھے دوست تھے۔ یار ہمارا کالج پکنک میں کس جگہ جائے گا۔ کوہ قاف میں چمپا حسب معمول شریر لہجے میں بولی اور سب ہنس پڑے۔

غار میں شیطانی قہقہے گونج رہے تھے اجیت میں بہت خوش ہوں میں دس نوجوانوں کی بلی شیطان دیوتا کو دے چکی ہوں اور یہ بھی پتہ لگا چکی ہوں کہ وہ نوجوان کون ہے جو چاند کی چودھویں کو بارہ بجے پیدا ہوا ہو جو کہ ہمارا آخری شکار ہوگا میں اپنا ماضی جان لوں گی سونالی نے خوشی سے کہا

کیا واقعی اگر تو اتنی خوش ہے تو میری ایک اچھیا پوری کر دے گی۔ کچھ دنوں سے انسانی خون اور گوشت کے مزے نہ لے سکا۔ مجھے انسانی خون پلادے۔ اجیت لالچی لہجے میں بولا۔

اچھا جلدی کرنا سونالی بولی۔

اور ایک نہایت معصوم بچہ انکے سامنے کھڑا رو رہا تھا۔ اجیت صبر نہ کر سکا اور اپنے نوکیلے دانت اس بچے کی نازک گردن میں پیوست کر دیئے اور بچے کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھوڑی دیر بعد وہاں پر ایک ڈھانچہ پڑا ہوا تھا اور اجیت کے قہقہے دور دور تک سنائی دے رہے تھے۔

میں تم سے پریم کرنے لگی ہوں پریتی نے اپنا حال دل سنانے میں ہرگز گریز نہ کیا۔

کیا کامران حیرت میں ڈوبی آواز میں بولا۔ وہ دونوں ایک ریسٹورانٹ میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

اور تم پریتی نے گہری نظروں سے اسے دیکھا

میں بھی تم سے بہت ہی زیادہ پیار کرتا ہوں۔ اور تم کو کھونا نہیں چاہتا ہوں ہمارا مذہب ایک نہیں کیا تم میرے لیے مسلمان ہو سکتی ہو۔

www.urdupalace.com

میں تمہارے لیے اپنی جان بھی دے سکتی ہوں میں ابھی اور اسی وقت مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ پریتی ایک گونجدار آواز نے پریتی کو پلٹنے پر مجبور کر دیا پریتی اور کامران کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ سامنے والا کوئی اور نہیں رام گوپال تھا۔

راہول کیسے ہو چمپا نے پوچھا۔

پریتی نظر نہیں آ رہی۔ راہول نے جواب دینا مناسب نہ سمجھا تھا۔

پریتی اب بھگوان کو پیاری ہو گئی ہے الفاظ تھے یا بم بلاسٹ ہوا تھا۔ راہول کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔ کیا بک رہی ہو۔ راہول نیم بے ہوشی کی حالت میں بولا۔ ہاں راہول میں نے اس کی ارتھی بھی دیکھ لی ہے حقیقت ہے کہ وہ اس سنسار میں نہیں ہے اب۔

کیا۔ پریتی مر گئی۔

ہاں پریتی مر گئی۔

میں بھی مر جاؤں گا۔

نہیں۔ راہول کی حالت بہت ابتر تھی اور پریتی کی موت کا صدمہ اسے پاگل کر چکا تھا چمپا سے راہول کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور اس کا ہاتھ اپنے دل کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ پریتی کی موت نے تین انسانوں کو برباد کر دیا تھا ایک کامران جو کہ خودکشی کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا تھا دوسرا راہول جو پاگل خانے میں تھا اور تیسری چمپا جس کی ارتھی جل رہی تھی۔

پریتی نے جیسے ہی اپنے والد کو دیکھا تو کانپ کر رہ گئے کیونکہ وہ بہت ہی غصہ میں تھے تجھ کو اپنی بیٹی کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے بھگوان کرے نرک میں جاؤ اتنا کہتے ہی وہ پریتی پر اپنی گن خالی کر چکے تھے۔ اور ساتھ ہی کامران نے خودکشی کر لی اسکی روح بھٹکنے لگی جس کو آکاش نے اپنے قبضے میں کر لیا بعد میں عظمت صاحب نے دوسری شادی کرنے کے بعد وہ جگہ چھوڑ دی۔

ہیلو ایک لڑکی نے وقار کو پکارا تھا۔

جی فرمایئے۔ وقار سنجیدگی سے بولا۔

میں آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔ لڑکی نے کہا۔

فرمایئے۔ وقار بدستور نرم آواز میں بولا۔

یہاں نہیں کہیں اور بیٹھ کر۔ لڑکی بولی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا آپ کچھ بتانا پسند کریں گی محترمہ۔ وقار بولا۔

میرا نام نایاب ہے میں آپ سے بہت پیار کرنے لگی ہوں۔ کیا کیا آپ کیا کہہ رہی ہو۔ وقار پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ہاں میں سچ کہتی ہوں۔ نایاب بولی اور اٹھ کر چلی گئی۔

آکاش جادوگر شیطان کا خاص الخاص خدمتگار تھا اس نے بے شمار انسانوں کی بھینٹ دی تھی وہ ایک انسان نما بھیڑیا تھا اس کے پاس بہت سی شکتیاں تھیں لیکن اس نے محسوس کیا کہ وہ قریب المرگ ہے چنانچہ اس کو کسی ایسے انسان کی تلاش تھی جو اس کی شکتیوں کی حفاظت کر سکے ان ہی دنوں اس کی ملاقات نازی سے ہوئی اور پھر وہ اسے اپنی قیام گاہ لے گیا۔ اس کا نیا نام سونالی رکھا گیا بعد میں آکاش کا دیہانت ہو گیا اور اس کی تمام شکتیاں سونالی کو مل گئی ان ہی دنوں سونالی کی ملاقات اجیت سے ہوئی اور وہ اس کو کالا جادو سکھانے لگی ایک رات سونالی کو خون کی بہت طلب محسوس ہوئی اس کے پاس اجیت کے علاوہ

www.urdupalace.com

کوئی نہیں تھا چنانچہ وہ اجیت کا ہی خون پی گئی۔ بعد میں اس نے اپنا ماضی جاننے کے لیے ایک چلے کا آغاز کرلیا اور پھر آخری انسان جو چاند کی چودھویں کو پورے بارہ بجے پیدا ہوا اس کو بھی ڈھونڈ کر اسے اپنے قابو میں کرنے کے لیے کوشاں ہوگئی تاہم وقار بھی کچھ نورانی عملیات سیکھ چکا تھا اس نے اپنی بہن کی گمشدگی کے فورا بعد باطل کا خاتمہ اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا لیکن اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس کی بہن باطل کی پرستار بن چکی ہے شیطان آقا کی سیوا کرنے لگ گئی ہے اور آدم خور بن چکی ہے وہ صرف اور صرف یہ جان پایا تھا کہ اس کی بہن زندہ ہے وہ اپنی بہن کے متعلق اور بھی بہت کچھ جاننا چاہتا تھا اس کے لیے اس نے اپنے استاد محترم سے رابطہ کیا اور انہوں نے اس کو ایک تین دن کا عمل بتایا۔ وہ عمل انتہائی خطرناک تھا پہلے اس نے نہ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن جب بھی اپنی بہن کی یاد آتی تو اس کا دل بھر آتا بالاخر اس نے یہ چلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا لیکن وقار نے یہ بات مسز عظمت کو نہیں بتائی کیونکہ اپنی بیٹی کو کھو دینے کے بعد وہ بہت وہمی ہوگئی تھیں اور کسی بھی قسم کا رسک لینے کے لیے تیار نہ تھیں۔

تمیں انسانوں کی بلی دے چکی ہوں اور اب صرف گیارہ انسانوں کی بھینٹ باقی ہے۔ ہاہاہا۔ سونالی کے قہقہے آسمان کو چھو گئے۔ اچانک غار میں سفید رنگ کا دھواں نمودار ہوا۔ بولو اے دکشٹ آتما کیوں آئی ہے۔۔ سونالی نے کہا۔۔

اے شیطان کی کالی ملکہ آپ کے لیے ایک بری خبر ہے۔ ہاں کہو۔ سونالی بولی۔

وہ دراصل وہ مسئلہ یہ ہے وقار ایک چلہ کرنا چاہتا ہے اور اپنی بہن کا پتہ چلانا چاہتا ہے اس واسطے میں نے آپ کو زحمت دی ہے۔

کیسی بہن۔ سونالی نے حیرت سے پوچھا۔ وقار نے تو مجھے اس سے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا۔ یعنی سونالی یعنی نایاب اور وقار آپس میں بہت فری ہوگئے تھے۔ کالی ملکہ کہیں وہ چھورا آپ کی حقیقت جان تو نہیں گیا ہے۔

نہیں مجھے ایسا نہیں لگتا خیر میں آج ہی وقار سے ملتی ہوں اب تم جاسکتے ہو اور سفید دھواں غائب ہوگیا سونالی نے اسی وقت تالی بجائی۔ تو ایک نہایت مکروہ چہرے والی چڑیل ظاہر ہوئی اس کی صرف ایک آنکھ تھی ناک اور کانوں کا نام ونشان بھی نہ تھا پورے جسم پر سنہرے بال اگے ہوئے تھے یہ سونالی کی بہت ہی خاص طاقت تھی۔۔ میزار چڑیل فورا ایک انسان کا بندوبست کرو۔

جو حکم آپ کا تھوڑی ہی دیر بعد غار میں ایک نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا جو کہ کوئی اور نہیں بلوان تھا وہ اسے اٹھالائی تھی۔

ٹھیک ہے میزار چڑیل اب تم جاسکتی ہو اور وہ غائب ہوگئی۔ سونالی نے جلدی سے بلوان کو کالی کے قدموں میں لٹایا اور اس کی گردن پر چھری پھیر دی بلوان کی چیخیں آسمان کو چھونے لگیں اور اس کا جسم تڑپنے لگا کچھ ہی دیر میں غار میں اندھیرا چھا گیا اتنا اندھیرا کہ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دے رہا تھا صرف کالی کی آنکھوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی جس کی لو میں سونالی بولان کا گوشت کھا رہی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہاں پر ایک ڈھانچے میں اضافہ ہو چکا تھا ایک نہایت ہی مکروہ آواز سنائی دی۔ ہم نے تیری بلی قبول کرلی ہے اے داسی بول کیا چاہتی ہے تو۔

گرو جی میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وقار کس سلسلہ میں چلہ کرنے والا ہے۔ یہ ہم نہیں بتا سکتے اور سب کچھ پہلے جیسا ہوگیا۔ اور سانالی اپنی پہلی ناکامی پر غصہ میں چیزیں توڑنے لگی۔

www.urdupalace.com

رات نے اپنی کالی چادر ہر طرف پھیلا دی تھی ہر طرف خوفناک سناٹا طاری تھا دسمبر کا مہینہ تھا لوگ اپنے گھروں میں لحافوں میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ ایسے ماحول میں الو کی منحوس آواز خاموشی کے اس گہرے سمندر مین کنکر ڈال دیتی تھی ایسے پراسرار ماحول میں وقار اپنے گھر سے باہر نکلا۔ اس نے سردی سے بچنے کا مکمل انتظام کیا ہوا تھا مگر یہ سچ ہے کہ اللہ رب العزت کے حکم کے آگے ہماری تمام تدابیر ناکام ہو جاتی ہیں وہ قبرستان کے گیٹ تک آ گیا گورکن گہری نیند میں تھا اس نے ایک قدم بڑھایا تھا کہ اچانک ایک الو کریہہ آواز میں چیخا تو بے ساختہ اس کی ٹانگیں کانپنے لگی اگرچہ وہ ایک بہادر انسان تھا لیکن یہ ایک ایسا مرحلہ تھا جس میں بڑوں بڑوں کے رونگھٹے کھڑے ہو جائیں لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور ایک قدم آگے بڑھایا اب وہ قبرستان میں داخل ہو چکا تھا کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی بادل گرجنے لگے اور دور دور سے کتے بھونکنے لگے جسے انہوں نے جنات کو دیکھ لیا ہو الو اپنی منحوس آوازوں میں چیخنے لگے اور پر سے وقار کا پورا وجود بھیگ چکا تھا ہر طرف کیچڑ بن چکا تھا اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تو اسے دو کتے اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے وہ مکمل طور پر لرز اٹھا کوئی درخت بھی قریب نہ تھا اوپر سے ہر طرف کیچڑ بن چکا تھا کتے اس کے قریب آنے ہی والے تھے دونوں کتے ہی خونخوار لگتے تھے اسے اپنی موت صاف نظر آ رہی تھی یہ تو وہ جانتا تھا کہ ہر کسی کو ایک روز مرنا ہی ہے اور اسے بھی اس دنیا سے رخصت ہونا ہے لیکن اتنی دردناک موت جس میں اتنی اذیت پوشیدہ ہے کا اس کو گمان نہیں تھا جب انسان مکمل طور پر بے اختیار ہو جاتا ہے کچھ نہیں کر سکتا بے بس ہو جاتا ہے زندگی اور موت کی کشمکش میں ہوتا ہے تب ہی اس کو اپنا خدا یاد آتا ہے اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا اسے خدا یاد آ گیا اس نے آیت الکرسی پڑھ کر کتوں کی طرف پھونک ماری تو دونوں کتے غائب ہو گئے۔ بارش اب برف باری میں تبدیل ہو گئی تھی وہ گرتا پڑتا تڑپتا ہوا جیسے ہی گھر میں داخل ہوا۔ تو اس کو کچھ تھکن محسوس ہوئی تھی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور کپڑے تبدیل کرنے لگا۔

ماما۔ ناشتے کی ٹیبل پر اس نے مسز عظمت کو پکارا ابو لو وقار میں سن رہی ہوں مسز عظمت بولی۔

ماما کل رات کو بہت برف باری ہوئی کیا آپ نے دیکھا تھا۔ وقار بولا۔

بیٹا تم نے کوئی خواب دیکھا ہوگا۔ کل پوری رات جاگتی رہی برف تو کیا بارش کی ایک بوند بھی نہ برسی تھی۔ کیا کیا اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا رات کا واقعہ یاد آیا تو اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے اسے اپنی بہادری پر رشک ہونے لگا لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے دماغ اور دل کے درمیان ایک جنگ جاری تھی اس کے ساتھ شب میں جو حیرت انگیز خوفناک اور دہشت انگیز واقعات بیتے تھے کیا وہ خواب تھے لیکن نہیں اس نے رات کو خود سب محسوس کیا تھا سب سے اہم بات اس نے روم میں شب میں بھیگنے والا لباس بھی موجود تھا۔ لیکن اس کی ماما کہہ رہی تھی کہ رات کو بارش بھی نہیں ہوئی۔

بیٹا کن خیالات میں گم ہو گئے۔ مسز عظمت نے اس کو خیالات کی دنیا میں گم دیکھا تو چپ نہ رہ سکی۔ کہیں نہیں۔ وہ چونکا تھا۔

ناشتہ کرونا بیٹا تم نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کھایا مسز عظمت بولی۔ ماما مجھے بھوک نہیں ہے۔ وہ بے دلی سے بولا۔ اور پھر گھر سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

تم کس سلسلہ میں چلہ کرنا چاہتے تھے۔ نایاب نے اس سے ملتے ہی پہلا سوال کیا۔ وہ دراصل میں ایک پری کو اپنے قابو میں کرنا چاہتا تھا وقار نے بہانہ گھڑا۔ او کے نایاب نے اطمینان کا سانس لیا وہ سمجھی تھی کہ وقار اس کی حقیقت سے واقف ہو گیا ہے۔

کیا ہوا۔ وقار بولا۔ کچھ نہیں۔ نایاب بولی۔

جب سے ہم ملے ہیں نایاب تم نے اپنا ماضی نہیں بتایا یہ نہیں بتایا کہ تم پہلے کیا کرتی تھیں۔

کچھ نہیں۔ نایاب غیر دماغی سے بولی۔

تم کوئی چڑیل یا جادوگرنی تو نہیں۔ وقار نے مذاق کیا اور نایاب کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرا گیا۔ تمہارا چہرہ تو ایسے ماند پڑ گیا جیسے تم سچ میں جادوگرنی ہو۔ وقار بدستور مذاق میں بولا تو دونوں ہنسنے لگے۔ ایک بات بتاؤں۔ وقار بولا۔

فرمایئے۔ نایاب بہت ادب سے بولی۔

تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے گال پر یہ تل مجھے کس کی یاد دلاتا ہے۔ کس کی۔ نایاب نے پوچھا۔

میری بہن نازی کی۔ وقار نم لہجے میں بولا۔

کیا وہ مرگئی۔ نایاب افسردہ لہجے میں بولی۔

نہیں معلوم نہیں۔ وقار بولا۔

کیا مطلب ۔۔۔ نایاب نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ کچھ نہیں، وہ کھو گئی تھی اور پھر نہیں ملی۔

تم لوگ اخباروں میں اس کی تصویر دیتے شاید مل جاتی۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے ہیں ہم نے بہت کوشش کی لیکن وہ نہ مل سکی۔ وقار نے افسردہ لہجے میں کہا۔

یار چھوڑو باہر چلتے ہیں۔ نایاب بولی۔

میرا موڈ نہیں ہے۔ وقار ناگواری سے بولا۔

لیکن میں جان چکی ہوں کہ تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں ہے اس لیے میں جا رہی ہوں۔ اور اس طرح ان کے دلوں میں نفرت نے پہلی انگڑائی لی۔

امام صاحب بہت ہی میٹھے اور پیارے انداز میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی ہر کوئی ان کی میٹھی آواز کے سحر میں کھویا ہوا تھا وہ آخری آیت پڑھنے کے بعد اس کے ترجمہ کر رہے تھے۔ ہم نے شیطانوں کو انہی کا رفیق بنایا جو ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اس طرح ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے اللہ نے ہی ہم کو یہ ہی حکم دیا ہے کہہ دو کہ اللہ بے حیائی کا کام کرنے کا حکم نہیں دیتا بھلا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کیوں کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

اور امام صاحب نے قرآن بند کر دیا۔ سب ہی لوگ اٹھ کر جانے لگے لیکن ان کا بیٹا ثاقب ان کے پاس ہی بیٹھا رہا اور ایسے ہی وہ گھر جا کر کرتے کیا ثاقب کی والدہ عائشہ خاتون کا دو برس پہلے انتقال ہو گیا تھا اور ثاقب اور اس کے والد کا زیادہ تر قیام مسجد میں ہی رہتا تھا وقار نے امام صاحب سے ہی قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی ان سے ہی عملیات سیکھے وہ وقار کے استاد محترم تھے آج وہ ان کے پاس ہی بیٹھ ہوا تھا

بیٹا کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پڑوسی شہر اسلام آباد کے ایک گاؤں میں لوگ غائب ہو رہے ہیں اور ان گمشدہ لوگوں کا دوبارہ نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ ہاں استاد محترم میں جانتا ہوں۔

کیا تم نے پرسوں رات کو کوئی عمل کرنا چاہا تھا۔ امام صاحب بولے۔

استاد محترم آپ کو تو معلوم ہے کہ میری بہن کھو گئی ہے اس کو بہت ہی زیادہ ڈھونڈا گیا مگر وہ

www.urdupalace.com

نہ مل سکی۔ ہاں میرے علم میں ہے استاد محترم بولے۔ میں اس کے متعلق ہی جاننا چاہتا ہوں۔

میں جان چکا ہوں اور یہ بھی جان گیا ہوں کہ لوگوں کو غائب کون کروا رہا ہے استاد محترم بولے۔ کیا۔ وقار کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا۔

ہاں سنو اور نہایت عمل سے جیب نازی کھو گئی تو وہ ایک جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تھی مرنے سے قبل اس جادوگر نے اپنی تمام شکتیاں نازی کو دے دی اس کا نیا نام سونالی تجویز کیا گیا سونالی بھی اپنی ماضی جاننے میں کوشاں ہے محسوس ہوئے ایسا کیسے ہوسکتا ہے اسے اپنی قوت اس کے لیے وہ بہت سے انسانوں کو قربان کر رہی ہے اس کا آخری ہدف تم ہو کیونکہ تم چاند کی چودھویں کو پیدا ہوئے ہو میں نے تین سالوں میں معلومات حاصل کیں۔ کیا کیا۔۔ الفاظ تھے یا ایٹم بم اس کو زمین و آسمان ہلتے ہو سماعت پر یقین نہ آ رہا تھا اس کی زندگی کا مقصد باطل کے پرستاروں کو ختم کرنا تھا اور اب وہ کیا کرے گا کیونکہ اس کی بہن ہی باطل کی پرستار تھی کیا وہ اس کو ختم کر پائے گا اگر نہیں کرے گا تو اس زمین میں اس سے بزدل اور ظالم آدمی کوئی بھی نہ ہوگا۔ اس ماضی یاد آنے لگا جب اس نے خود سے اور استاد محترم سے ایک وعدہ کیا تھا۔ میں حق کا پرستار ہوں اور ہر حال میں شیطانوں کو شکست دوں گا چاہے وہ میرے اپنے ہی کیوں نہ ہوں قدرت نے اس کو ایک ایسے موڑ پر لاکھڑا کیا تھا جہاں آگے کنواں پیچھے کھائی۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیونکہ اس نے برسوں اپنی بہن کا انتظار کیا تھا لیکن اب باطل کا خاتمہ اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔

بیٹا تم کیا سونالی کا خاتمہ کرو گے بابا جی بولے۔ ہاں استاد محترم میں اس کا خاتمہ ہر حال میں کروں گا۔۔ وہ پرعزم لہجے میں بولا۔

تو پھر ٹھیک ہے یہاں سے مشرق کی طرف کالے پہاڑوں میں ایک غار ہے جہاں سونالی کا قیام ہے تم فوراً سے پہلے اس کا خاتمہ کر دو تا کہ اس کرہ ارض میں ایک ناسور کا خاتمہ ہو۔

ٹھیک ہے بابا جی۔ وقار بولا۔

وہ کالے پہاڑوں کے پاس پہنچ چکا تھا اس کو غار دکھا دی گئی تھی۔ وہ اندر داخل ہوا تو اندر نایاب یا سونالی بیٹھی ہوئی تھی غار میں ایک طرف انسانی ہڈیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا تاہم۔ سونالی کا چہرہ ویسا ہی تھا ایک طرف کالی کا بت نصب تھا

وقار تم یہاں۔ سونالی بولی۔ ہاں میں تمہیں حیرت کیوں ہو رہی ہے تم اپنا ماضی جاننا چاہتی ہو

ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس لیے کہ میں جان گیا ہوں اور وقار نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ کیا تم میرے بھائی ہو وہ اس کے قریب ہوئی۔ پیچھے ہٹ جاؤ تم میری بہن نہیں ہو کیونکہ تم نے لاتعداد معصوم انسانوں کا خون پیا ہے اور میں تم کو مارنے کے لیے آیا ہوں یہاں۔

ٹھیک ہے تم یہ ہی چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں تو مر جاؤں گی۔ اور سونالی نے چھری اٹھا کر اپنی نبض کاٹ لی اور نیچے گر کر تڑپنے لگی۔ وقار میرے بھائی گڈ بائے۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی اور پھر اس کی روح نے اس کے جسم کو چھوڑ دیا اور وقار بے ساختہ رونے لگا۔ ختم شد۔

قارئین کرام کیسی لگی میری کہانی اپنی رائے سے مجھے ضرور نوازیئے گا۔

تیری یاد لے کر ہم تنہا ہی چلتے رہے
تمہیں غیروں کے ساتھ دیکھ کر صنم
دل ہی دل میں ہم جلتے رہے
[illegible] جیسے ہم سنگدل صنم

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com